

شمارہ نمبر: 8

ماہ نوبت۔ 1394 ہجری ششی، برابط نومبر 2015ء

جلد نمبر 17

زیرِ مکرانی: پیشہ مدرسہ امام اللہ جرمی: محمد امانتہ احمد صاحب۔ سکریٹری اشاعت: محمد فوزیہ بشری صاحب۔ معاونہ: محمودہ احمد صاحب۔

**حدیث نبوی ﷺ**

حضرت ابو موسیٰ اشعریٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکرِ الہی کرنے والے اور ذکرِ الہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے یعنی جو ذکرِ الہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ۔ حدیقة الصالحین حدیث 75 صفحہ 126۔ ایڈیشن 2003۔ نظارت اشاعت قادیان)

**القرآن الحکیم**

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْسِفُ السُّوَاءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ  
ءَاللهُ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ۝

(سورۃ النمل: 63)

پا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعائیں کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معمود ہے؟ بہت کم ہے جو تم فتحت پکڑتے ہو۔  
ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرائع رحمۃ اللہ تعالیٰ

**ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

ہمارا ہتھیار دعا ہے: "... کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ ایک ملک پر چڑھائی کرنے کے واسطے نکلا۔ راستے میں ایک فقیر نے اس کے گھوڑے کی باغ پکڑ لی اور کہا کہ تم آگے گئے میں بڑھو رہے میں تمہارے ساتھ لڑائی کروں گا۔ بادشاہ جیران ہوا اور اس سے پوچھا کہ تو ایک بے سرو سامان فقیر ہے تو کس طرح میرے ساتھ لڑائی کرے گا؟ فقیر نے جواب دیا کہ میں صبح کی دعائیں کے مقابلے میں جنگ کروں گا۔ بادشاہ نے کہا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ کہہ کرو وہ واپس چلا گیا۔ غرض دعائیں خدا تعالیٰ نے بڑی دعائیں کیے تھے بار بار بذریعہ الہامات کے بھی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہو گا ذہنی کے ذریعہ سے ہو گا۔ ہمارے ہتھیار کی دعائی ہے اور اس کے سوائے اور کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا تعالیٰ اس کو ظاہر کر کے دکھادیتا ہے۔ گذشتہ ان بیانات کے زمانہ میں بعض مخالفین کوئی نیوں کے ذریعہ سے بھی سزا دی جاتی تھی مگر خدا جانتا ہے کہ ہم ضعیف اور کمزور ہیں۔ اس واسطے اس نے ہمارا سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔۔۔ ہمارے نزدیک دعاء سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار نہیں۔ سعید وہ ہے جو اس بات کو صحیح کے خدا تعالیٰ اب دین کو کس راہ سے ترقی دینا چاہتا ہے۔"

(بدر جلد 2 نمبر 25 صفحہ 4 مورخہ 21 جون 1906ء۔ ملفوظات جلد 5 صفحہ 36 ایڈیشن 2003ء)

**ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "جتنی زیادہ تعداد میں ایسی دعائیں کرنے والے ہماری جماعت میں پیدا ہوں گے اتنا ہی جماعت کا روحانی معیار بلند ہو گا اور ہوتا چلا جائے گا۔ خلیفہ وقت کو بھی آپ کی دعاؤں سے مدد و ملتی چل جائے گی اور جب یہ دونوں مل کر ایک تیز دھارے کی شکل اختیار کریں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات کے دروازے بھی کھلتے چلے جائیں گے۔ پس ہمارے ہتھیار یہ دعائیں ہیں جن سے ہم نے فتح پانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار جلد سے جلد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔" (الفضل ایڈیشن 23 تا 29 جنوری 2004ء۔ مشعل راہ جلد چشم حصہ اول صفحہ 2 ایڈیشن 2004ء)

عادی ہو جاتے ہیں۔

ایک چھوٹی سی پیاری بچی جو چہ ماہ کی تھی اور کچھ Hypersensitive

اس کی نافی اماں اسے کسی کے گھر ایک دن لے گئی تھیں۔ وہ کچھ دریوان

کے گھر میں کھلی رہی مگر جب اس کے سونے کا وقت آیا

اور اسے بستر پر لٹایا گیا تو اس نے کمرے کی ساری

دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ ساری طرف دیکھتی اور روئی جاتی۔ اس کو معلوم ہو گیا کہ یہ اجنبی جگہ ہے۔

اس کو سب نے بہت بہلانے کی کوشش کی مگر وہ بار بار

روئے لگتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی نافی اماں میزان

سے معدتر کر کے اسے گھر لے آئیں۔ گھر آکے جب

اسے اس کے بستر پر لٹایا گیا تو اس نے آرام سے بازو

پھیلائے اور اچھی طرح انگڑائی می۔ جیسے بہت سکون مل

گیا ہوا و تھوڑی دیر میں سو گئی۔

بچی کے اس روئیے کی وجہ یہ تھی کہ اس کو ہمیشہ بہت

احتیاط سے گھر میں مکمل خاموشی کرا کے اس کے بستر میں

سلایا جاتا تھا۔ کبھی کہیں اور یا کسی کے گھر نہیں سلایا گیا،

بسم اللہ الرحمن الرحيم

**ذو د حسی**

مرسل:- ڈاکٹر امانتہ الرقیب ناصرہ صاحبہ

قط نمبر 1۔

Hypersensitivity، ذو د حسی۔

Hypersensitivity جذباتی طور پر کمزور لوگوں میں مضبوط لوگوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ بعض

مضبوط لوگ بھی بہت زیادہ ذو د حس ہوتے ہیں۔

یہ لفظ Hypersensitivity میڈیکل کی زبان میں بہت سی علامات کے لئے بولا جاتا ہے۔

جسمانی علامات میں تو کسی دوائی، سیکیل یا مواد سے زو د حسی Hypersensitivity ہوتی ہے۔ جیسے بعض لوگوں کا Novelgin, Penicillin ایکس یا کسی خاص گروپ کے خون مثلاً O-Negative ہے۔ بلہ گروپ کے لوگوں کو O-Positive سے Allergic Hypersensitivity کی وجہ سے Reaction بھی ہو جاتا ہے۔ جس کا اگر فوری علاج نہ کیا جائے تو جان لیوا بھی ہو سکتا ہے۔

بعض Autoimmune diseases یعنی ایسی بیماریاں جس میں انسانی جسم کا فاؤنڈیشن اپنے ہی جسم کے خیارات کو تباہ کرنے لگتا ہے۔ مثلاً Multiple

(Senses) محسوس کرتے ہیں۔

بعض اوقات بچپن سے ہی ذو د حسی کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کی وجہ Genetic

بھی ہو سکتی ہے۔ مگر اکثر اوقات جو والدین یا ان میں

سے ایک یعنی ماں یا باپ اپنے بچے کو حد سے زیادہ تحفظ دیتے ہیں اس سے بچہ ذو د حس ہو جاتا ہے۔

اگر چند ماہ کے بچے کے بارے میں یہ خیال رکھا جائے

کہ جب وہ سوئے تو کمرے میں مکمل اندر ہی رہا۔ مگر

میں کوئی آواز نہ آئے تو وہ بچہ ایسی خاموشی کا عادی ہو جاتا ہے، اور جہاں شور ہو وہاں نہیں سو سکتا۔ اگر یہ کیا جائے

کہ بچے کو کبھی روشنی میں بھی سونے دیں مگر میں کچھ نارمل آوازیں بھی ہوں تو نبچے ایسے ماحول میں بھی سونے کے

Sclerosis میں بھی شدید ذو د حسی ہوتی ہے۔ اس

طرح کی بیماریوں میں بھی Hypersensitivity یعنی پیدائشی طور پر ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ ایک ڈھنی اور جذباتی ذو د حسی بھی ہوتی ہے۔

اس سے بعض اوقات جسمانی علامات بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے بعض اوقات جسمانی علامات بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر یہ کوحد سے زیادہ تحفظ ہو تو اسے بچہ ذو د حس ہو جاتا ہے۔

ہونا، بلڈ پریشر بڑھ جانا وغیرہ۔

ذہنی اور جسمانی طور پر انسان کو ایک حد تک احساس ہونا چاہیے۔ مثلاً خوبصورت بد یا کافر کا فرق معلوم ہو، کہیں دھواں ہو تو فوراً معلوم ہو جائے کہ کہیں آگ لگی ہے۔ سردی اور

گرمی محسوس ہوئی چاہئے۔ نفرت اور محبت کا فرق معلوم ہو، اور بہت سی چیزوں کو ہماری مختلف حسیں

کھڑی کر کے گئتے ہیں کہ ”اچھا بختی یا انگلیاں میں اتنی دفعہ ہم نے سونا ہے پھر جلسہ سالانہ پہ جانا ہے۔ یا غالباً کے گھر جانا ہے یا سیر کو جانا ہے“ وغیرہ۔

ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے پچھے حضرت خلیفۃ المسیح سے محبت کریں۔ مہمانوں کے آنے پر یہی شوخیوں ہوں رشتہداروں سے محبت پیار سے رہیں۔ اس کے لئے ہم ایسا کر سکتے ہیں کہ بچپن سے اپنے بچوں میں خلافت سے محبت، مہمانوں، رشتہداروں کے لئے ایک شوق، ایک جذبہ ایک قرل (Thrill) پیدا کریں۔ اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ انگلیوں پر گنیں کہ ہم اتنی باروسنیں گے پھر ہمارے پیارے حضور ہمارے ملک میں مہمان ہوں گے۔ انشاء اللہ

بچوں سے کہیں کہ پیارے حضور کے آنے کی خوشی میں ہم گھر سوار ہے ہیں۔ ہم اتنی باروسنیں گے پھر جلسے کے لئے ہمارے گھر چاچا چوچی اور تمہارے کز نزاںیں گے۔ بچوں کے ساتھ خوشی خوشی گھر ٹھیک کریں۔ بچوں کو اپنے ساتھ کاموں پر لگائیں۔ انہیں کہیں بھاگ کر جاؤ کچن سے چیزیں لاو۔ میز پر کھنی ہیں۔

بچوں سے رائے لیں کہ کیا اس طرح میز سجانا ٹھیک ہے؟ اس طرح جب وہ بچے بڑے ہوں گے تو انشاء اللہ آدم پیزار اور Hypersensitivity نہیں ہوں گے۔ مہمان بھی یہ کریں کہ اپنے گھر تو بچوں کو چیزیں خراب کرنے کی اجازت نہ ہو مگر کسی اور کے گھر جا کے وہ چیزیں توڑیں، ہنگامہ مچائیں اور والدین دیکھتے رہیں ان کو کچھ نہ کہیں میز بان بیچا رہے بھی سے ان کے جانے کے دن گئے۔ بچوں کو سمجھا کے لانا چاہئے کہ کسی کے گھر جا کے بڑوں کی بات مانی ہے اور چیزیں خراب نہیں کرنی۔

ذودھس لوگ عام طور پر درد کو برداشت نہیں کر سکتے یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ درد ایک علامت ہے یہ بیماری نہیں۔ بلکہ یہ بیماری کا الارم ہوتا ہے۔ اگر ہم جلدی سے کوئی درد کی دوالے کے اس الارم کو بند کر دیں تو بعض اوقات بیماری کی تشخیص مشکل ہو جاتی ہے۔ بیماری وقت طور پر دب جاتی ہے۔ پھر کچھ عرصہ بعد اس سے زیادہ شدت سے جملہ کرتی ہے۔ درد برداشت کرنے کا پیانہ (Pain threshold) ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ہر انسان میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ کسی حد تک تاریں درد کو برداشت کر سکے۔ علاوہ ازیں درد دور کرنے والی دوائیوں مثلاً Paracetamol، Aspirin، Ibuprofen، آسپرین، ایبپروفن وغیرہ کے برے اثرات بھی ہوتے ہیں۔ اگر درد برداشت نہ ہو سکے تو مجبوراً دوالے لئی چاہئے۔ (بیانہ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں)

حدیث شریف میں ہے کہ ”ایک دفعہ ایک یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ رات پیٹ کی خرابی کے باعث اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر پاخانہ کر دیا۔ علی الصبح شرم کے مارے بغیر بتائے چکے سے چلا گیا۔ جلدی میں اپنی توار بھول گیا۔ جب آگے جا کر اسے یاد آیا۔

توار کے لئے والیں لوٹا کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا گند بھرا مستر خود دھو رہے ہیں۔

(از اسوہ انسان کامل صفحہ 354 مصنف مکرم حافظ مظفر احمد صاحب المیڈیشن: 2004 حوالہ از منشی مولانا روم مترجم دفتر تجویز صفحہ 20 ترجمہ قاضی سجاد حسین صاحب) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنة ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ صفائی، طہارت، پاکیزگی تو ہونی چاہئے مگر کسی انسان کو اتنا ذودھس نہیں ہونا چاہئے کہ وہ مہمان نوازی نہ کر سکے۔

جن کو صفائی کا وہم ہو جاتا ہے کہ جراشیم ہر جگہ ہیں یا جو لوگ بار بار ہاتھ دھوتے ہیں یا کوئی اور توهات ہوتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ ان کے جسم میں بعض بیماری کے مادوں کی موجودگی بھی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک (Psora) سورا کا مادہ ہے۔ جس سے کبھی کبھی خارش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ خارش کو دبایا جائے تو وہم ہو جاتا ہے اور وہ لوگ Hypersensitive ہو جاتے ہیں۔ ہمیو پیٹھک میں بہت سی اینٹی سورک ادویات ہیں۔ ہمیو پیٹھک میں بھی صفائی رکھتے ہیں۔ کبھی کبھی اس کی پروانہ نہیں کرتے۔

فضل سے شفاف ہو جاتی ہے۔ نیز سورا کے مادے کو ختم کرنے کے لئے ورزش کرنا، سورج کی روشنی میں رہنا، پسینہ لیتا اور میٹھا کم کھانا ضروری ہے۔ سست لوگوں میں یہ مادہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ تیز دھوپ اور گرمی اس کو بہت کم کرتی ہے۔ وہم کی ایک شکل یہ بھی ہوتی ہے کہ ذہن میں بار بار ایک ہی خیال گردش کرتا ہے مثلاً کوئی بھی خیال جو جنم جائے کہ فلاں نے میرے ساتھ یہ کیا۔ ایسا کیوں ہوا وغیرہ۔

اگر بچے بھی نازک مزاج ہوں تو ان کو مہمانوں کی خاطر زمین پسونا مشکل لگتا ہے۔ وہ کہتے ہیں ”ہمیں تو زمین پسونے سے نیند نہیں آتی۔ ہم نے اپنے کمرے میں اپنے بستر پسونا ہے۔“ اس طرح وہ دوسرے کے گھر جانا بھی پسند نہیں کرتے۔

جب بچے چھوٹے ہوں تو والدین ان کو عادت ڈالنے کے لئے یہ کر سکتے ہیں کہ مہینے میں ایک دوبار ان کے ساتھ ڈرائیگ روم میں زمین پر بستر کر کے سو جائیں۔

اس کو کچھ بھی نام دے سکتے ہیں کہ ہم فیلی weekend میں اپنے بستر پسونا ہے۔

یہاں جنمی میں چھوٹے بچوں کو جب کسی بات کا شدت

سے انتظار ہوتا یہ کہتے ہیں کہ ہم نے لکنی بار سونا ہے پھر وہ

اچھی بات ہو گی۔ بچے اپنی چھوٹی چھوٹی پیاری انگلیاں

”وکھو میزم تم نے یہ غلط کیا ہے“ تو میری بہن رونے لگتی ہے۔ کہ ”ابا آپ مجھے ڈاٹ رہے ہیں“ وہ کہتے ہیں ”میں تو میر کو ڈاٹ رہا تھا۔“ اس طرح اس کو اپنی غلطی کا پتی چل جاتا ہے اور وہ اسے ٹھیک کر لیتی ہے۔

کچھ لوگ گھر میں مہمان کے آنے سے ڈسٹرپ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ مہمانوں کی آمد کا سن کے ہی وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔ وہ مہمانوں کی آمد کا مزا نہیں لیتے۔ اگر دو

تین بہن بھائی ہوں اور سب ہی Hypersensitive ہوں تو وہ لوگ اپنے بچوں کو بار بار چپ کرواتے ہیں اس سے کبھی کبھی بچے سہم جاتے ہیں یا وقت سے پہلے سنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ بچوں کو زیادہ چخنا چلانا نہیں چاہیے۔ ہمسائیوں کے بھی بہت حقوق ہوتے ہیں۔ لیکن بچوں پر اتنی پابندی بھی نہیں ہوئی چاہیے کہ وہ کھلکھلا کے ہنسنا بھول جائیں۔

کچھ لوگ تبدیلی کے معاملے میں Hypersensitive ہوتے ہیں وہ سفر پر جانے سے پہلے نہیں ہو جاتے ہیں۔ جگہ پر ان کو نیند نہیں آتی، بھوک کم ہو جاتی ہے اور قرض کی ٹھکایت ہو جاتی ہے۔ دوسرے ملک یا شہر میں جائیں تو پہلی جگہوں کو بہت یاد کرتے رہتے ہیں۔

ان کے بیڈروم کی سینگ بد جائے تو وہ بے چین ہو جاتے ہیں۔ ناشتے میں وہ ایک طرح کا اٹھا کھانا پسند کرتے ہیں اگر ہاف فرائی اٹھے کی بجائے کوئی آیلیٹ بنا دے تو وہ نہیں کھا سکتے۔ کوئی چیز زیادہ پسند ہونا یا کم پسند ہونا نارمل بات ہے مگر کسی چیز کی تبدیلی کی صورت میں بالکل کہا سکنا ذودھسی ہے۔

اسی طرح کچھ لوگ ہوا کے معاملے میں ذودھس ہوتے ہیں کہ اگر کمرے کی کھڑکی تھوڑی سی کھلی ہو اور ہوا زیادہ ٹھنڈی نہ بھی ہو تو ان سے برداشت نہیں ہوتا۔ یا وہ بند جگہوں سے گھبرا تے ہیں کہ ٹھنڈی بھی ہو تو کھڑکی کچھ کھلی رکھیں تو سو سکتے ہیں۔ زیادہ لوگوں کے درمیان نہیں سو سکتے یا صرف ایک مخصوص تکیر کر سو سکتے ہیں۔

Hypersensitive لوگ تقید یا ڈاٹ برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی ان پر تقید کرے تو وہ ان باقتوں کو بار بار ڈھن میں دھراتے ہیں اور تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ ثابت تقید بھی سننا نہیں چاہتے۔

اس وجہ سے بار بار ایک جیسی غلطیاں کرتے ہیں اور بہت نقصان اٹھاتے ہیں۔ وہ حالات کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی غلطی کا سامنا نہیں کر سکتے اس لئے دوسروں کو اپنی مصیبوں کا ذمہ دار ٹھہراتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے ڈاٹ کھا کر کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کسی کی ڈاٹ سے ان کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔

ہمارے میڈیکل کالج کے ہوٹل میں ایک جو نیز اسٹوڈنٹ تھی اس نے ایک بار ہمیں بتایا کہ اس کی بہن

آنکھ کے معاملے میں اتنی ذودھس ہے کہ اگر وہ کوئی غلط کام کرے اور میرے ابا نے اسے ڈاٹنا ہو تو وہ جس میز کے پاس بیٹھی ہو میرے ابا اس میز کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔

اکثر لوگ شور کے معاملے میں اتنا ہی زودھس ہوتے ہیں۔ شور اگر اچھا بھی ہو مثلاً بچوں کے ہنسنے بولنے اور کھینے کی آوازیں وہ بھی ان کے اعصاب کو تکلیف دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض اوقات ہمسائیوں میں ڈرائیں ہو جاتی ہیں۔ کسی کے ہمسائے ایسے ہوں جو شور سے

overprotect کیا جاتا تھا۔ اکثر لوگ شور کے معاملے میں اتنا ہی زودھس ہوتے ہیں۔ شور اگر اچھا بھی ہو مثلاً بچوں کے ہنسنے بولنے اور کھینے کی آوازیں وہ بھی ان کے اعصاب کو تکلیف دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض اوقات ہمسائیوں میں ڈرائیں ہو جاتی ہیں۔ کسی کے ہمسائے ایسے ہوں جو شور سے

کھینے کی آوازیں وہ بھی ان کے اعصاب کو تکلیف دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض اوقات ہمسائیوں میں ڈرائیں ہو جاتی ہیں۔ کسی کے ہمسائے ایسے ہوں جو شور سے

کھینے کی آوازیں وہ بھی ان کے اعصاب کو تکلیف دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض اوقات ہمسائیوں میں ڈرائیں ہو جاتی ہیں۔ کسی کے ہمسائے ایسے ہوں جو شور سے

کھینے کی آوازیں وہ بھی ان کے اعصاب کو تکلیف دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض اوقات ہمسائیوں میں ڈرائیں ہو جاتی ہیں۔ کسی کے ہمسائے ایسے ہوں جو شور سے

کھینے کی آوازیں وہ بھی ان کے اعصاب کو تکلیف دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض اوقات ہمسائیوں میں ڈرائیں ہو جاتی ہیں۔ کسی کے ہمسائے ایسے ہوں جو شور سے

کھینے کی آوازیں وہ بھی ان کے اعصاب کو تکلیف دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے بعض اوقات ہمسائیوں میں ڈرائیں ہو جاتی ہیں۔ کسی کے ہمسائے ایسے ہوں جو شور سے

ہے، جس کے نتیجے میں امن کے جھنڈے تلے امن پھیلانے اور سلامتی کمکرنے کے لئے لاکھوں لوگ جماعت میں داخل ہوتے ہیں، ان کے بارے میں اگر میڈیا کو بتایا جائے بھی تو تم توجہ نہیں دیتے بلکہ بھی توجہ نہیں دیتے اور دنیا کے سامنے بعض مسلمان گروہوں کی مخفی تصویر پیش کی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی غیر مسلم آبادی سمجھتی ہے کہ اسلام کا

## بسم اللہ الرحمن الرحيم

### رپورٹ سالانہ اجتماع لجنة اماء اللہ جرمی 2015ء

﴿ منعقدہ موخرہ 11 تا 13 ستمبر 2015ء، مقام کالسروے ﴾

مطلوب شدت پسندی اور ناصافی ہے۔

گنی ملک میں ایک چھوٹی سی جگہ فارانہ ہے جو دار الحکومت سے 500 کلو میٹر دور ہے، وہاں جب ہمارے لوگ تبلیغ کے لئے پہنچے تو وہاں ہمارے ایک احمدی دوست ابو بکر صاحب نے تبلیغی نشتوں کا آغاز کیا، ابھی تبلیغ کا سلسہ جاری تھا کہ وہاں ایک مولوی پہنچ گیا شرپھیلانے کے لئے، کچھ دیر قبلاً تیس خاموشی سے سختار ہا پھر بڑے غصے سے کہا کہ تمہیں یہاں تبلیغ کی اجازت نہیں، وہاں کے نوجوان کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تم تو یہ باتیں جو ہمیں سننے کو مل رہی ہیں اتنے عرصے میں کبھی ہمیں نہیں بتائیں، چنانچہ وہ مولوی شرمند ہو کر وہاں سے گیا اور اس کے نتیجے میں 15 افراد جماعت میں شامل ہو گئے۔۔۔“

(<http://www.alislam.org/friday-sermon/2015-09-11.html>)

اس دوران ہال میں نظم و ضبط کا بہترین معیار تھا۔ ممبرات نے انتہائی خاموشی اور انہاک سے خطبہ سنا اور کثیر ممبرات خطبہ جمعہ کے نوٹس لیتی دکھائی دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

### افتتاحی اجلاس

اجلاس اول کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز تھا۔ مگر پیشناہیں منٹ پر صدر لجنة اماء اللہ جرمی کی صدارت میں ہوا۔

لجنة اماء اللہ جرمی کا آغاز تلاوت قرآن کریم کی سورۃ الحشر کی منتخب آیات 23 تا 25 کی تلاوت سے ہوا جو مکرمہ تزریلہ خان صاحبہ نے کی۔ اردو ترجمہ بیان فرمودہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اور جرمی ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا۔ مکرمہ عائشہ منور

صاحبہ نے حدیث نبوی ﷺ پڑھ کر سنائی جس میں خدا کے نام سے شروع کئے گئے کاموں میں برکتوں کے حصول کے بارہ میں بتایا گیا۔ پھر کرمہ نیشنل صدر صاحبہ کی اقتداء میں لجنة و ناصرات نے عہد دہرا یا۔ مکرمہ نبیلہ احمد صاحبہ نے حضرت مسیح ظوہر حاضری 175 تھی۔ 11 ستمبر بروز جمعۃ المبارک علی الصبح کا لسروے کی اجتماع کا ہمیں خوب گہما گہما کا عالم تھا۔ لجنة و ناصرات جرمی بھر کے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے اپنے روحانی اجتماع میں شویں کیلئے جوک در جوک تشریف لارہی تھیں۔ اور دوسری جانب انتظامیہ کیمی انتہائی مستعدی سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے اولاعزم خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاویں کی بدولت نگران اعلیٰ اجتماع کی قیادت میں اپنے فرائض کی بجا اوری میں مصروف عمل تھیں۔ مرکزی و داخلی دروازوں پر تجدید، سیکورٹی، استقبال، امانت اور معلومات کے شعبہ جات بھی حرکت عمل میں تھے۔

شاملین اجتماع کی جدید کمپیوٹرائزڈ نظام کے ذریعہ جریش حقائقی نقطہ نگاہ سے جاری تھی۔ شعبہ ضیافت کے تحت بجے 8 بجے ناشنڈ دینے کا آغاز کیا گیا اور اس شعبہ نے تمام انتظامی امور نہایت خوش اسلوبی سے سراجام دیئے۔ ناشنڈ کے بعد مقابلہ جات میں حصہ لینے والی ممبرات کی جریش کے کام کا آغاز ہوا۔

اشیع کی ترکیں و آرائش میرون اور سہری رنگ کے امتران سے کی گئی تھی۔ عقی پس

منظر میں بڑے بیز پر درمیان میں ”اللہ“، داکیں جانب سورۃ الرعد کی آیت: 29۔ آلا بِذِکْرِ اللہِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوبُ۔ قم تھی۔ جبکہ باکیں جانب قرآنی، احادیث نبوی ﷺ، اقتباسات حضرت مسیح موعود و خلفائے سلسہ اور جماعتی اشعار پر مشتمل بیز زگائے گئے۔

اسی طرح نظم و ضبط کا شعبہ اپنی ناظمہ کی قیادت میں حاضرین کو ترتیب سے بٹھانے اور خاموشی برقرار کھنے میں مصروف تھا۔ جبکہ ہال کو 9 بلاکس میں تقسیم کیا گیا۔ شعبہ ضیافت کی جانب سے 12:00 بجے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

☆ نماز جمعہ کی ادائیگی: 13:30 بجے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ امام و مشنری انچارج مکرم و محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں امام صاحب نے ”اجماعات کی اہمیت و برکات اور آداب مجلس“ کے موضوع پر خطبہ دیا اور نماز جمعہ و نماز عصر جمع پڑھائیں۔

خطبہ جمعہ فرموہہ 11 ستمبر 2015ء: دو بجے شاملین اجتماع نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ برادرست سننا۔ جس کا مختصر اخلاصہ درج ذیل ہے۔

”... ایک شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہوگی جب وہ ایمان میں

مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو، ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے پروردے اور اس کے

احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر

رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے، پس یہ خلاصہ ہے ایمان اور اسلام کا، اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے تو

دنیا میں پائیدار امن اور سلامتی قائم کرنے کے ایسے ظارے نظر آئیں جو دنیا کو جنت بنا دیں۔

سب سے بڑھ کر تو جماعت احمدیہ ہے جو محبت اور پیار کی اسلامی تعلیم پھیلاتی ہے اور تمام دنیا میں لگن سے اس کام پر گلی ہوئی

یہ محس خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ لجنة اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا 37 وارساں اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ مورخ 11 تا 13 ستمبر 2015ء بمقام کارلسروئے منعقد ہوا۔ الحمد للہ علی ذاکر۔ یہ امر اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے کہ امسال ہمارے سالانہ اجتماع کا موٹو ”اطاعت خلافت، خلافت سے واپسی اور عملی اصلاح“ تھا۔ اس موضوع کی مناسبت سے پروگرام اجتماع ترتیب دیا گیا تھا اور ایک پریزینٹیشن بعنوان ”خلافت کے سامنے تلے لجنة اماء اللہ جرمی کی تاریخ کی ایک جھلک“ دکھائی گئی۔ نیز امسال بر موقع نیشنل اجتماع 2015ء اردو و جرمن زبانوں میں ایک مقابلہ کوئی خطبات امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر کروایا گیا۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر لجنة و ناصرات اور نوبنات کے علمی مقابلہ جات کے علاوہ شعبہ صحیت جسمانی کے تحت والی بال کے میچر بھی شامل کئے گئے۔

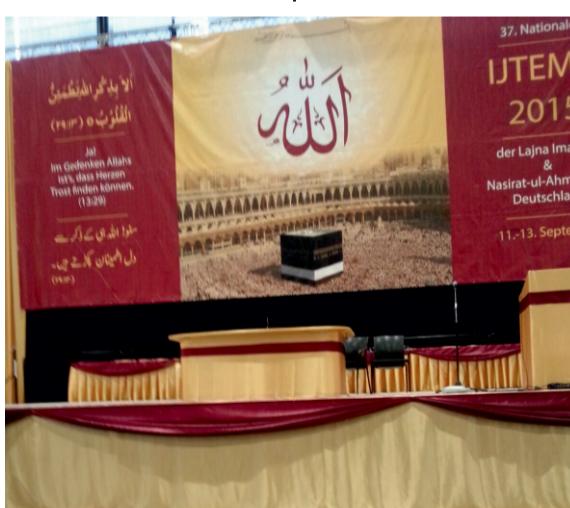
ناصرات الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات بھی الگ ہال میں کروائے گئے۔ اس پروگرام میں خلافت سے واپسی اور پرورہ کے موضوع پر ڈسکشن کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا یہ خطوط لکھنے کے بارہ میں تجویزات شیر کئے گئے نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے MTA پر پر شر ہونے والے دنیا بھر میں بچوں کے ساتھ پروگراموں کی پریزینٹیشن تیار کر کے جھلکیوں کی صورت میں دکھائی گئیں۔ علاوہ اذیں ناصرات کے ہال میں متفرق نمونوں کے نقاب اور سکارف رکھ کر سچے جات بچوں کو ملی شکل میں بتایا گیا کہ کس طرح پر وقار طریق سے پرورہ کیا جاسکتا ہے۔ حسب سابق سالانہ اجتماع کی کاروائی پر جیکر کے ذریعہ بڑی اسکرین پر دکھائی گئی۔ اس اقدام کو بحید سراہا گیا۔

لجنة اماء اللہ جرمی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ایک روئی نژاد (فائزستان) خاتون بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ الحمد للہ علی ذمہ اللہ۔

### ﴿ پہلا دن مورخ 11 ستمبر بروز جمعۃ المبارک ﴾

دن کا باقاعدہ آغاز باجماعت نماز تہجی ادا ہیگی سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس القرآن ہوا۔ نماز تہجی اور نماز فجر میں ٹوٹل حاضری 175 تھی۔ 11 ستمبر بروز جمعۃ المبارک علی الصبح کا لسروے کی اجتماع کا ہمیں خوب گہما گہما کا عالم تھا۔ لجنة و ناصرات جرمی بھر کے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے اپنے روحانی اجتماع میں شویں کیلئے جوک در جوک تشریف لارہی تھیں۔ اور دوسری جانب انتظامیہ کیمی انتہائی مستعدی سے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے اولاعزم خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاویں کی بدولت نگران اعلیٰ اجتماع کی قیادت میں اپنے فرائض کی بجا اوری میں مصروف عمل تھیں۔ مرکزی و داخلی دروازوں پر تجدید، سیکورٹی، استقبال، امانت اور معلومات کے شعبہ جات بھی حرکت عمل میں تھے۔

شاملین اجتماع کی جدید کمپیوٹرائزڈ نظام کے ذریعہ جریش حقائقی نقطہ نگاہ سے جاری تھی۔ شعبہ ضیافت کے تحت بجے 8 بجے ناشنڈ دینے کا آغاز کیا گیا اور اس شعبہ نے تمام انتظامی امور نہایت خوش اسلوبی سے سراجام دیئے۔ ناشنڈ کے بعد مقابلہ جات میں حصہ لینے والی ممبرات کی جریش کے کام کا آغاز ہوا۔



اسی طرح نظم و ضبط کا شعبہ اپنی ناظمہ کی قیادت میں حاضرین کو ترتیب سے بٹھانے اور خاموشی برقرار کھنے میں مصروف تھا۔ جبکہ ہال کو 9 بلاکس میں تقسیم کیا گیا۔ شعبہ ضیافت کی جانب سے 12:00 بجے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

☆ نماز جمعہ کی ادائیگی: 13:30 بجے نماز جمعہ ادا کی گئی۔ امام و مشنری انچارج مکرم و محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں امام صاحب نے ”اجماعات کی اہمیت و برکات اور آداب مجلس“ کے موضوع پر خطبہ دیا اور نماز جمعہ و نماز عصر جمع پڑھائیں۔

خطبہ جمعہ فرموہہ 11 ستمبر 2015ء: دو بجے شاملین اجتماع نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ برادرست سننا۔ جس کا مختصر اخلاصہ درج ذیل ہے۔

”... ایک شخص جو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس کے مسلمان ہونے کی خوبصورتی تبھی ظاہر ہوگی جب وہ ایمان میں مضبوط ہو اور اسلام کی حقیقت کو سمجھتا ہو، ایمان یہ ہے کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے پروردے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو اور اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر نظر رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی ہر شر سے بچا کر رکھے اور دوسروں کے لئے بھی سلامتی کے سامان کرے، پس یہ خلاصہ ہے ایمان اور اسلام کا، اگر دنیا اس بات کو سمجھ لے تو دنیا میں پائیدار امن اور سلامتی قائم کرنے کے ایسے ظارے نظر آئیں جو دنیا کو جنت بنا دیں۔

سب سے بڑھ کر تو جماعت احمدیہ ہے جو محبت اور پیار کی اسلامی تعلیم پھیلاتی ہے اور تمام دنیا میں لگن سے اس کام پر گلی ہوئی

ادا یگی کے بعد تحریر خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔  
دوسرے دن کی کل حاضری: 4773، بجہ: 3365، ناصرات: 890، پچے: 583، پچیاں: 518۔

### ﴿تیسرا روز مؤرخ 13 ستمبر بروز اتوان﴾

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے تیرے دن کا باقاعدہ آغاز حسب معمول نماز فجر کی باجماعت ادا یگی سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس القرآن ہوا۔ نماز فجر میں تقریباً 1000 بجہ ناصرات کی حاضری تھی۔

اجلاس چہارم کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز 15:10 بجے مکرمہ نیشنل سیکرٹری تعلیم کمرنہ و بینہ احمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کاروائی کا آغاز سورۃ الانفال کی آیات 21 تا 25 کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرمہ امتہ المصور صاحب نے کی اور ساتھ اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ ایسین احمد صاحب نے خلافت سے متعلق جمن زبان میں نظم ترجمہ پڑھی۔ بعد ازاں شیخ پ مقابلہ حسن قرأت معلمات کا فائل مقابلہ کروایا گیا۔ انتہائی خوبصورت آوازوں میں کی گئی تلاوت قرآن کریم نے عجب سماں باندھ دیا۔ اس دوران مکمل خاموشی تھی اور لطف و ضبط کا بہترین معیار تھا۔

مقابلہ کے اختتام پر ترتیل القرآن پروجیکٹ کی انچارج صاحب نے اس پروجیکٹ کی تفصیلی رپورٹ اور کام کا طریقہ کار میتلایا۔ بعد ازاں دینی معلومات، میعار خاص کا دلچسپ فائل مقابلہ کا آغاز ہوا۔ اس مقابلہ خاص میں تحریری امتحان کے علاوہ شیخ پر دینی معلومات کا کوئی پروگرام کروایا گیا جس میں کل 11 ممبرات شامل ہوئیں۔ بعد ازاں نیشنل سیکرٹری تعلیم صاحب نے تعلیمی نصاب کا تعارف پیش کیا۔ آخر میں اسال دینی کلاس میں شامل ہونے والی بچیوں میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ پھر وقفہ برائے طعام ہوا۔

اجتماع کے تیرے اور آخری دن مکرمہ نیشنل صدر صاحب نے ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع گاہ میں صدارت کی اور وہاں پر ”پرده“ کے موضوع پر دیکشنا کروائی اور اس ضمن میں بچیوں کے سوالات کے جوابات دیے۔ بعد ازاں ”حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افراد جماعت بالخصوص بچوں سے محبت“ کے عنوان سے پریز نیشنل دکھائی گئی۔ ناصرات نے بہت خوشی اور دلچسپی کا اظہار کیا اور بعد ازاں حضور انور سے ملاقات کے واقعات شیئر کئے۔ آخر میں بچیوں کی ہال کے اندر وہی حصہ میں متفرق دلچسپ کھیلوں کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ جسے ماں نے یحید سراہا۔

دوران وقفہ شعبہ صحت جسمانی کے زیر انتظام بجہ امام اللہ جرمی کی نیشنل والی بال کی شیم کا نمائشی میج ہوا۔ بجہ ممبرات کی کثیر تعداد نے بھر پور دلچسپی سے یقین دیکھا اور خوب داد دی۔

**اختتامی اجلاس:** سپہر تین بجے باجماعت نماز ظہر و عصر کی ادا یگی کے بعد مکرمہ امتہ ایمی احمد صاحب نیشنل صدر صاحب کی زیر صدارت اختتامی اجلاس کی کاروائی منعقد ہوئی۔ کاروائی کا آغاز سورۃ ال عمران کی آیت 165 کی تلاوت سے ہوا جو مکرمہ طیبہ ملک صاحب نے کی اور اردو ترجمہ بیان فرمودہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پیش کیا۔ مکرمہ صالح احمد صاحب نے جرسن ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ حدیث نبوی ﷺ بعنوان ”امام مہدی کافر ای انسل ہونا“، مکرمہ نداء افتخار گوند صاحب نے پڑھی۔ مکرمہ شوکت احمد صاحب نے اروٹم ”ہمارا خلافت پا ایمان ہے“، (کلام میر اللہ نجاشی تینیم صاحب) خوشحالی سے پیش کی۔

بعد ازاں مکرمہ ناہیدہ حق صاحب نیشنل جزل سیکرٹری صاحب نے شعبہ جات کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس رپورٹ کے اختتام پر مکرمہ نیشنل صدر صاحب نے حاضرین سے اختتامی خطاب کیا۔ اس خطاب کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ تشهد او رتعوذ کے بعد کہا: الحمد للہ! اللہ کے خاص فضل سے ہمارا اجتماع اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ آج میں آپ کے سامنے بطور احمدی مسلمان عورت ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ کے حوالے سے کچھ بیان کرنا چاہتی ہوں تاکہ جب ہم واپس جائیں تو ہم اپنے ذہنوں میں یہ کھیل کر ہماری اصل ذمہ داریاں کیا ہیں۔

اس ضمن میں مکرمہ صدر صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؑ کا ایک اقتباس پڑھا جس میں حضور انورؑ نے یہ فرمایا ہے کہ عورت کی سب سے بڑی ذمہ داری اور اہم کام تربیت کا ہے۔ اور اس کی مزید وضاحت کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ مودہ 21 اگست 2015ء میں سے منتخب اقتباسات پڑھے۔

آخر میں انتظامیہ کی تہذیب دل سے مشکور ہوں اور جھنلوں نے اجتماع میں شرکت کی اور ڈیوٹیاں دیں۔ ہم نے ان تین دنوں میں جو سیکھا ہے۔ حضور انور کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو گزارنے والی ہوں۔ اپنے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ دعا کریں کہ آئیوں لے وقت میں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقدار اکر سکوں۔

آخر میں تقریب تقدیم انعامات ہوئی جس میں اڈل پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات و ناصرات میں اسناد اور شیئر تقسیم کی گئیں۔ بہترین گروپس اجتماعات کروانے پر شیئر سلزہ ائم اور شیئر گروں گیراؤ کو انعامی شیئر زدی گئیں۔

**18:00 بجے اجتماعی دعا کروائی گئی اور اس کے ساتھ ہی نیشنل اجتماع کے آخری دن کی کاروائی خص خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان سے تحریر خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔**

شعبہ تجدید کے مطابق کل حاضری: 6388، بجہ ممبرات: 3941، ناصرات: 1033، پچان: 1414۔  
دعاء ہے کہ خداوند کریم محض اپنے فضل سے ہماری تقدیر کا وشوں کو بار آور کرے اور ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح کی منشاء کے مطابق اپنے فرائض کی بجا آوری کی توفیق عطا کرے اور ہمیں خلافت سے اطاعت و وفا میں بڑھائے۔ آمین۔

ادا یگی۔

**میٹنگ برائے منظمات اجتماع:** نمازوں کی ادا یگی کے بعد صدر صاحب کی زیر صدارت منظمات کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں تمام دن کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا اور درپیش مسائل اور ان کے حل پر بات کی گئی۔  
کل حاضری: 2527۔ بجہ ممبرات: 1786۔ ناصرات: 484، پچان: 257۔

### ﴿دوسرے جلاس مؤرخ 12 ستمبر بروز ہفتہ﴾

اجلاس دوم کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز صحیح نوجہ پیشنا لیں منٹ پر مکرمہ نیشنل صدر صاحب بجہ امام اللہ جرمی کی زیر صدارت ہوا۔ کاروائی کا آغاز قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیت استخلاف آیت نمبر: 56 کی تلاوت سے ہوا جو مکرمہ عظیم یعقوب صاحب نے کی اور اردو ترجمہ بیان فرمودہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؑ محترمہ صالح احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مکرمہ نورین ظفر صاحب نے کلام حضرت صاحبزادی امۃ التدویں صاحبہ بعنوان خلافت۔ ”خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری“ خوبصورت آواز میں پڑھا۔

**علمی مقابلہ جات:** اس کے بعد علمی مقابلہ جات بجہ امام اللہ کا آغاز ہوا۔ جس میں مقابلہ معیار خاص (زمانی و تحریری)، اضافی مقابلہ لفظی ترجمہ گروپ اول و دوم اردو اور جرمن تقاریبی سیکل فائل اور اضافی مقابلہ جات لفظی ترجمہ دونوں گروپس اور ترجمۃ القرآن بجہ پروجیکٹ شامل ہیں۔ بجہ کے دونوں معیاروں کے علمی مقابلہ جات کے فائل مقابلہ جات کروائے گئے۔ دوران کاروائی حدیث نبوی ﷺ اور حضرت اقدس سلطنت مسیح موعودؑ کے پر حکمت ارشادات پڑھ کر سنائے جاتے رہے۔ اس دوران ناصرات الاحمدیہ کے ہال میں بھی علمی مقابلہ جات (مقابلہ حسن قرأت و اردو نظم) کے فائل ہوئے۔ ناصرات کی ایک نیشت محرمہ ندا گوند صدر صاحب کے ساتھ رکھی گئی۔ انہوں نے بچیوں کو سکارف کے فائدے بتائے اور بہت سی بچیوں نے ان سے سوالات بھی کئے خصوصاً سکولوں میں سکارف کی وجہ سے اگر ان کو کوئی مسائل درپیش ہوتے ہیں تو ان کو وہ کیسے حل کریں۔ اس نیشت میں بچیوں نے بھر پور طریق سے حصہ لیا اور انتہائی گھرائی سے سوالات کئے۔ اور اس پروگرام کو یحید پسند کیا۔

یہ امر اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل ہے کہ امسال نیشنل اجتماع کے موقع پر بھاری نومبائعت اور Non-Pakistani۔ بہنوں کے علمی مقابلہ جات (حفظ قرآن، حسن قرأت، عربی قصیدہ، جرمن نظم، جرمن تقریر) کروائے گئے۔ نومبائعت بہنوں نے بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اس بات کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بھاری ایک ٹرک نژاد بہن جس نے تقریباً اڑھائی ہفتہ قتل بیعت کی ہے انہوں نے چار منٹ کے دورانیہ کی جرمن تقریر ”ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے“ کے موضوع پر حوالہ جات کی مدد سے خود تیار کی۔

علاوہ ازاں نومبائعت بہنوں کے لئے بھی علمی مقابلہ جات کے علاوہ سپورٹس میں والی بال کے میپز کروائے گئے۔ ان میں بچیوں نے اپنی دوپیشیں بنا کیں جنہوں نے بڑی گرم جوشی سے میپز کروائے۔ ان مقابلہ جات میں کم و بیش بارہ نومبائعت اور Non-pakistani بہنوں نے حصہ لیا۔

اس دوران بجہ کے دونوں معیاروں کا مقابلہ لفظی ترجمۃ القرآن (تحریری) کروایا گیا جس میں بجہ کے دونوں معیاروں کی 44 ممبرات نے حصہ لیا۔ اس میں گروپ اول کی 26 اور گروپ دوم کی 18 ممبرات نے حصہ لیا۔

**نماز ظہر و عصر: 45:13 بجے باجماعت نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ بعدہ وقفہ برائے طعام ہوا۔**

☆ **سیمینار شعبہ رشتہ و ناطہ:** دوران وقفہ جماعت شعبہ رشتہ ناطہ کے تحت ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں 300 کی تعداد میں شاپلین نے استفادہ کیا۔ اس پروگرام میں باہمی تعارف کا موقعہ بھی پہچایا گیا۔

### تیسرا اجلاس

تیسرا اجلاس کی کاروائی نیشنل سیکرٹری ناصرات مکرمہ امتہ الوحدۃ خان صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کاروائی کا آغاز قرآن کریم کی سورۃ نبی اسرائیل کی آیات 31 تا 34 کی منتخب آیات کی تلاوت سے ہوا۔ جو عزیز نور چیز نے کی اس کا اردو و جرمن ترجمہ عزیزہ سارا جان نے پیش کیا۔ بعد ازاں ناصرات الاحمدیہ کے تینوں معیاروں کے مقابلہ لفظی کا فائل شیخ پر کروایا گیا۔

☆ **پریز نیشنیشن تاریخ لجنہ امام اللہ:** سپہر پاچ بجے بجہ امام اللہ جرمی کی ترقیات سے متعلق ایک گھنٹہ کے دورانیہ پر میشنل دلچسپ پریز نیشنیشن دکھائی گئی۔ اس پریز نیشنیشن میں بجہ امام اللہ جرمی کی ترقیات پر منی دستاویزی فلم دکھائی گئی اور مستقبل میں بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی جانب توجہ مبذول کروائی گئی۔ حاضرین نے کمبل خاموشی اور اشہاک سے پیچ پر گرام ملاحظہ کیا۔

☆ **کوئٹہ خطبات امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:** معلوماتی پریز نیشن کے اختتام پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایڈم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تین خطبات (2 جنوری، 13 فروری اور 6 مارچ 2015ء) روز نامہ انفضل روہ میں شائع شدہ سوال و جواب پر کوئٹہ مقابلہ کروایا گیا۔ اس مقابلہ میں چار گروپس کی 16 ممبرات نے حصہ لیا۔ شاپلین نے بھر پور دلچسپی سے کوئٹہ مقابلہ دیکھا۔ آخر میں علمی مقابلہ جات میں دوئم اور سوم آئے والی بجہ ممبرات و ناصرات میں انعامات اور شیئر تقسیم کیے گئے۔

☆ **نیشنل اجتماع کے گئے نیشنل اجتماع کے دوسرے دن کی کاروائی رات 8 بجے باجماعت نماز مغرب و عشاء کی**